مرویات سیدنا ابوبکر الصدیقؓ

ترجمہ: ڈاکٹر عبدالرحیم اشرف بلوچ ☆

حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ سفر ہجرت کی تفصیلات بتاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہم مکہ سے روانہ ہوئے اور رات اور دن بھر چلتے رہے یہاں تک کہ ظہر کا وقت ہو گیا۔ میں نے اپنی نظر ادھر ادھر دوڑائی تاکہ کوئی سایہ دار جگہ نظر آ جائے تو وہاں جا کر پناہ لوں۔ اچانک میری نظر ایک چٹان پر پڑی۔ میں اس تک پہنچا اور وہاں پر سایہ کا کچھ حصہ موجود پا کر اس جگہ کی زمین ہموار کر دی اور وہاں پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بچھونا بچھا دیا اور پھر آپ سے وہاں پر استراحت فرمانے کی درخواست کی اور آپ میری درخواست پر وہاں لیٹ گئے۔ اس کے بعد میں ارد گرد یہ دیکھنے کے لئے نکلا کہ کہیں کوئی ہمارا پیچھا تو نہیں کر رہا۔ دفعۃً میری نظر ایک بکریاں چرانے والے پر پڑی جو اپنی بکریاں اس چٹان کی طرف ہانک کر لا رہا تھا تاکہ وہ بھی ہماری طرح اس کے سائے میں پناہ لے سکے۔ میں نے اس سے پوچھا: نوجوان! تم کسی کے ملازم ہو، اس نے جواب میں قریش کے ایک آدمی کا نام لیا جس سے میں نے اسے پہچان لیا۔ میں نے اس سے پوچھا کیا: تمہاری بکریوں میں کوئی دودھ دینے والی بکری بھی ہے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ میں نے اسے دودھ دوہنے کا حکم دیا تو اس نے ایک بکری کو پکڑ لیا۔ پھر میں نے کہا کہ وہ اس کے تھن کو گرد و غبار سے چھینٹے مار کر صاف کر لے اور ساتھ ہی اسے اپنے ہاتھ جھاڑنے کا حکم بھی دیا۔ اور آپ نے ایک ہاتھ کو دوسرے پر مار کر جھاڑنے کا طریقہ بتایا۔ آپ فرماتے ہیں کہ اس نے میرے لئے کچھ دودھ نکال کر مجھے دے دیا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک برتن ساتھ لے لیا تھا۔ جس کے منہ پر کپڑا بندھا ہوا تھا۔ میں نے دودھ کو (بار بار) اس میں اس طرح بہلایا کہ وہ ٹھنڈا ہو گیا، اور برتن کا نچلا حصہ ہاتھ لگانے پر ٹھنڈا محسوس ہوتا تھا۔ میں یہ دودھ لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اتفاق سے آپ اس وقت تک

☆ ریسرچ ایسوسی ایٹ، ادارہ تحقیقات اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

جاگ چکے تھے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ دودھ نوش فرمایئے۔ آپ نے وہ دودھ پیا یہاں تک کہ میں مطمئن ہو گیا۔ اس کے بعد میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ کیا چلنے کا وقت ہو گیا؟۔ آپ نے فرمایا جی ہاں۔ ہم نے وہاں سے کوچ کیا جبکہ مکہ والے ہماری تلاش میں تھے۔ لیکن ان میں سے ہمیں سوائے سراقہ بن مالک بن جعشم کے جو اپنے گھوڑے پر سوار تھا کسی نے نہ پایا۔ اس پر میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہماری تلاش میں لوگ ہم تک پہنچ گئے ہیں۔ آپ نے فرمایا: "فکر مند نہ ہوں۔ اللہ ہمارے ساتھ ہے"۔ (۱)

حضرت ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ وہ فرماتے ہیں۔ غار میں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اگر کسی نے اپنے قدموں کے نیچے دیکھ لیا تو ہمیں یقیناً دیکھ لے گا۔ آپ نے فرمایا: ابو بکر تمہارا دو ایسے آدمیوں کے بارے میں کیا خیال ہے جن کا تیسرا ساتھی خود اللہ تعالیٰ ہے"۔ (۲)

حضرت ابو بکر الصدیق نے ایک دن خطبہ دیا' اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد انہوں نے فرمایا: لوگو تم یہ آیت کریمہ "یا ایھا الذین آمنوا علیکم انفسکم لا یضرکم من ضل اذا اھتدیتم" (ترجمہ: اے ایمان والو اپنی جانوں کی فکر کرو' جو شخص گمراہ ہو گیا ہے اس کی گمراہی تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی' بشرطیکہ تم خود راہ ہدایت پر ہوئے) پڑھتے ہو اور اس سے غلط مطلب نکالتے ہو حالانکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرما رہے تھے: جب لوگ برے کام ہوتے دیکھیں گے اور اس برائی کو روکیں گے نہیں تو اس بات کا امکان رہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس برائی کی سزا سب لوگوں کو دے۔ (۳)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں خود نبی کریم سے جب احادیث سنتا تھا تو اللہ تعالیٰ ان سے جو چاہتا مجھے فائدہ پہنچاتا لیکن اگر میں نبی کریم کی کوئی حدیث کسی اور سے سنتا تو اسے قسم دے کر تصدیق کراتا کہ واقعی یہ بات اس نے نبی کریم ہی سے سنی ہے۔ حضرت ابو بکر نے مجھے نبی کریم کی یہ حدیث سنائی ہے اور ابو بکر نے سچ ہی کہا ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: جس مسلمان سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے اور پھر وہ نہایت ہی اچھے طریقے سے وضو کرے' اور پھر دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دعا کرے تو یقیناً اللہ اسے بخش دیں گے۔ (۴)

حضرت ابوبکر الصدیق سے روایت ہے کہ انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان براءت کے ساتھ مکہ مکرمہ بھیجا تھا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہیں کر سکے گا' بیت اللہ میں کوئی شخص ننگا طواف نہیں کرے گا اور جنت میں صرف اور صرف مسلمان شخص ہی داخل ہوگا۔ جس شخص کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی معاہدہ ہو وہ معاہدہ اپنی مدت تک نافذ العمل ہوگا۔ اللہ اور اس کا رسول مشرکین سے مکمل براءت کا اظہار کرتے ہیں۔ حضرت ابوبکر فرماتے ہیں کہ تین دن تک وہ یہ اعلان لے کر چلے تھے کہ نبی کریم نے حضرت علی سے فرمایا: جا کر ابوبکر سے ملو اور انہیں میرے پاس واپس بھیج دو اور یہ اعلان تم جا کر کرو۔ اور یہ اعلان پھر انہوں نے ہی کیا۔ جب ابوبکر الصدیق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس آئے تو رونے لگے اور عرض کیا: یا رسول اللہ کیا میرے بارے میں کوئی نیا حکم آیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں تمہارے بارے میں اس سے بہتر حکم آیا ہے۔ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ یہ اعلان میں خود کروں' یا پھر میرے خاندان ہی کا کوئی فرد یہ اعلان کرے۔ (۵)

عرب کا دستور تھا کہ کسی بھی قسم کے معاہدے کی توثیق یا تنسیخ کے لئے ضروری تھا کہ آدمی خود یا اس کے قبیلہ اور خاندان کا کوئی ذمہ دار فرد اسے انجام دے۔ لہٰذا اس اعلان کے لئے اتمام حجت کے طور پر یہ کام حضرت علی رضی اللہ عنہ سے لیا گیا۔

رفاعہ بن رافع سے روایت ہے' کہتے ہیں کہ میں نے ابوبکر الصدیق کو منبر رسول اللہ پر یہ کہتے سنا آپ کہہ رہے تھے: میں نے رسول اللہ کو کہتے سنا' یہ کہہ کر ابوبکر رسول اللہ کے ذکر پر رونے لگے۔ کچھ دیر بعد ان کی طبیعت سنبھلی تو انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گزشتہ سال کی شدید گرمی میں کہتے سنا: اللہ تعالیٰ سے عفو و عافیت اور دنیا و آخرت میں یقین طلب کرو۔ (۶)

حضرت ابوبکر الصدیق سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسواک کرنا منہ کو صاف کرنے اور رب کو راضی کرنے والا عمل ہے۔ (۷)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث کا مطالبہ کیا جس میں انہوں نے اس وقت فدک کی زمین اور خیبر کی

آمدنی سے اس حصہ کا مطالبہ کیا جو آپ کا تھا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں سے کہا: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سنا: ہمارے ورثہ میں کوئی وارث نہیں ہوتا۔ جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہوگا۔ لٰہذا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا خاندان اس مال میں سے اپنے اخراجات پورے کرے گا اور خدا کی قسم میں اس میں صرف وہی عمل کروں گا جو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سلسلہ میں کرتے دیکھا ہے۔ (۸)

حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سنا: کلمہ اخلاص (کلمہ توحید) کے بعد۔ عافیت سے بڑھ کر تمہیں کوئی چیز عطا نہیں کی گئی ہے' لٰہذا اللہ تعالیٰ سے عافیت کے طلبگار رہو۔ (۹)

حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی بخیل' کنجوس' خائن اور بد اخلاق شخص جنت میں داخل نہیں ہو گا اور سب سے پہلے جنت کے دروازے پر پہنچنے والے لوگ وہ ہوں گے جو خادم اور دوسروں کے تابع فرمان (قسم کے لوگ) ہیں بشرطیکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے حقوق کے ساتھ ساتھ اپنے مالک و آقا کے حقوق بھی صحیح طریقے سے ادا کئے ہوں۔ (۱۰)

ابوالطفیل سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا' تو حضرت فاطمہ نے ابوبکر الصدیق کو کہلا بھیجا کہ نبی کریم کے وارث تم ہو یا ان کا خاندان؟ آپ نے فرمایا: ان کا خاندان تو حضرت فاطمہؓ نے کہا کہ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ کہاں ہے؟ آپ نے جواب دیا: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سنا: اللہ تعالیٰ جب اپنے کسی نبی کو کچھ دیتا ہے اور پھر اسے اپنے پاس بلا لیتا ہے تو وہ سب کچھ اس کا ہوتا ہے جو اس کی جگہ لیتا ہے۔ لٰہذا میں نے یہی مناسب سمجھا کہ میں یہ سب کچھ مسلمانوں کو لوٹا دوں۔ یہ سن کر حضرت فاطمہ بولیں: آپ نے جو کچھ نبی کریم سے سنا اسے بہتر جانتے ہیں۔ (۱۱)

حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے سنا ہے: کسی بھی نبی کو سوائے اس جگہ کے جہاں اس کی وفات ہوئی ہے کہیں اور دفن نہیں کیا جا سکتا۔ لٰہذا آپ کا بستر ہٹا کر اسی جگہ پر قبر کھودو۔ (۱۲)

حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی

اللہ علیہ وسلم کو کہتے سنا: لوگ اگر ظالم کا ہاتھ ظلم سے روکیں گے نہیں تو اس کا امکان ہے کہ اللہ تعالی اس کے ظلم کی سزا میں تمام لوگوں کو شریک کر دے۔ (۱۳)

حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا کہ ماعز بن مالک نے آکر (زنا کے ارتکاب کا) اعتراف کیا۔ آپ نے اسے واپس کر دیا۔ اس نے دوسری مرتبہ آکر اعتراف کیا تو آپ نے اسے پھر واپس کر دیا۔ پھر اس نے تیسری مرتبہ اعتراف کیا تو میں نے اس سے کہا: اگر تم نے چوتھی مرتبہ بھی اعتراف کیا تو نبی کریم تمہیں رجم کرا دیں گے۔ اس نے پھر چوتھی مرتبہ بھی اعتراف کیا تو نبی کریم نے اسے قید کر دیا اور پھر اس کے بارے میں معلومات کیں (کہ کہیں اسے کوئی ذہنی خلل وغیرہ تو نہیں) تو لوگوں نے اس کے بارے میں اچھی رائے دی۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے رجم کرنے کا حکم دیا۔ (۱۴)

ابو سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا: آپ کی وفات کے بعد آپ کا وارث کون ہو گا؟ حضرت ابوبکر الصدیق نے جواب دیا: میرا خاندان۔ حضرت فاطمہ بولیں: پھر کیا وجہ ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وارث نہیں بن سکتے؟ حضرت ابوبکر الصدیق نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سنا ہے "نبی کا کوئی وارث نہیں ہوتا"۔ لہٰذا میں ان افراد کے اخراجات پورے کرتا رہوں گا جن کے اخراجات خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پورے کیا کرتے تھے اور ان لوگوں پر خرچ کروں گا جن پر خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خرچ کیا کرتے تھے۔ (۱۵)

حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی ایسا شخص جنت میں داخل نہیں ہو گا جسے اپنے آپ پر کنٹرول نہ ہو (یعنی غصے کا تیز ہو) اس پر ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ کیا آپ ہی نے ہمیں نہیں بتایا کہ اس امت میں تمام امتوں کے مقابلے میں ماتحتوں (غلاموں' خادموں وغیرہ) اور یتیموں کی تعداد سب سے زیادہ ہو گی؟ آپ نے فرمایا: بے شک! لیکن تم ان سے اپنے بچوں کی طرح پیش آؤ اور اسی طرح کھلاؤ جس طرح خود کھاتے ہو۔ اس نے کہا: یا رسول اللہ ہمارے لئے دنیا کی کون سی چیز مفید ہے؟ آپ نے فرمایا: چاک و چوبند گھوڑا جسے تم اس لئے تیار رکھو کہ اللہ کے راستے میں اس پر

بیٹھ کر کفار سے قتال کرو اور ایک مملوک' یہی تیرے لئے کافی ہیں اور جب تمہارا مملوک نماز پڑھنے لگے تو وہ تیرا بھائی ہے اور جب نماز پڑھنے لگے تو وہ تیرا بھائی ہے (۱۶)

حضرت عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے کہ حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما وہاں آئے' اور دونوں زور زور سے بولنے لگے۔ حضرت عمر نے کہا: خاموش ہو جاو عباس۔ کیا تم جانتے ہو کہ تم کیا کہہ رہے ہو؟ تم یہ کہتے ہو کہ آپ میرے بھتیجے ہیں' لہٰذا مال کا ایک حصہ میرا ہے۔ اور اے علی کیا تم جانتے ہو کہ تم کیا کہہ رہے ہو؟ تم کہتے ہو آپ کی بیٹی میرے نکاح میں ہے لہٰذا مال کا ایک حصہ اس کا ہے۔ حالانکہ تم جانتے ہو کہ یہ سب کچھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قبضہ میں تھا اور ہم سب نے دیکھا کہ خود آپ اور آپ کے بعد آپ کے ولی ابوبکر الصدیق اس مال کے معاملات اور امور کو کس طرح چلاتے رہے۔ انہوں نے بھی اسے اسی طرح چلایا جس طرح خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چلاتے تھے۔ ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ کے بعد میں اس کا نگران مقرر ہوا ہوں اور خدا کی قسم میں پوری کوشش کروں گا کہ ان امور کو اسی طرح چلاوں جس طرح خود نبی کریم اور آپ کے بعد ابوبکر الصدیق چلاتے رہے ہیں۔ اس کے بعد حضرت عمر نے کہا: مجھے ابوبکر الصدیق نے قسم کھا کر بتایا ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سنا: بیشک نبی کا کوئی وارث نہیں ہوتا بلکہ ان کی میراث مسلمان فقراء و مساکین میں بانٹ دی جاتی ہے۔ اسی طرح ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے قسم کھا کر مجھے بتایا ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سنا: کوئی نبی اس وقت تک فوت نہیں ہوتا جب تک کہ اس کی امت میں سے کوئی اس کی امامت نہ کرالے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قبضہ میں جو کچھ بھی تھا ہم سب دیکھ چکے ہیں کہ آپ اس کے امور کو کس طرح چلاتے تھے۔ اب اگر تم چاہو تو میں یہ تم دونوں کے سپرد کر دوں' اس شرط پر کہ اسے تم بھی اسی طریقے پر چلاو گے جیسا کہ آپ خود اور ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ چلاتے تھے۔ یہ سن کر وہ دونوں (مشورہ کے لئے) محفل سے اٹھ کر کسی الگ گوشے میں چلے گئے اور پھر دونوں اکٹھے آئے اور حضرت عباس نے کہا: تم اسے علی کے حوالے کر دو۔ میں دل و جان سے یہ مال ان کے سپرد کرنے پر راضی ہو گیا ہوں۔ (۱۷)

حوالہ جات

۱۔ البخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب فضائل الصحابہ باب مناقب المھاجرین و فضلھم

۲۔ البخاری، صحیحہ، کتاب فضائل الصحابہ / مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابہ

۳۔ احمد بن حنبل، الامام، مسندہ، مسند ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ۔

۴۔ حوالہ سابق

۵۔ حوالہ سابق

۶۔ حوالہ سابق

۷۔ حوالہ سابق

۸۔ حوالہ سابق

۹۔ حوالہ سابق

۱۰۔ حوالہ سابق

۱۱۔ حوالہ سابق

۱۲۔ حوالہ سابق

۱۳۔ حوالہ سابق

۱۴۔ حوالہ سابق

۱۵۔ حوالہ سابق

۱۶۔ حوالہ سابق

۱۷۔ حوالہ سابق